بیان نمبر:12

جمعة المبارک

سامعین گرامی قدر!

آج ہمارے بیان کا موضوع ہے ,,شبِ برأت اور غلط فھمیوں کا ازاله،،

اللہ رب العزت کا کروڑ ہا کروڑ شکر کہ اس نے ہمیں ایک بار پھر ماہ شعبان المعظم کی پرمسرت وپر بہار گھڑیوں میں سانس لینے کی سعادت نصیب فرمائی، اس ماہ مبارک کی شان وعظمت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ,,شب برأت،، جیسی عظیم رات اس مہینے کے حصے میں آئی۔ پھر یہ مبارک مہینہ اور مبارک رات ہمیں عنقریب آنے والے اللہ کے عظیم مہمان ,,رمضان المبارک،، کی خبر بھی دیتے ہیں جیسے کسی عظیم المرتبت مہمان کی آمد سے پہلے اس کی شان وعظمت بڑھانے کیلئے استقبالیہ ہوتے ہیں اسی طرح اس اللہ کے مہمان کی آمد سے قبل بھی یہ مبارک مہینہ ورات اس کا استقبال کرتے اور ہمارے دلوں میں اسکی شان وعظمت کو بڑھاتے ہیں اور یہ جذبہ بیدار کرتے ہیں کہ جس طرح تم نے ,,شب برأت،، کی عظیم رات میں اللہ رب العزت کی رضا کیلئے عبادت وریاضت میں گزارا اسی طرح اللہ کے مہمان ,,رمضان المبارک،، کو بھی گزارنا اور جب رمضان کو بھی اسی طرح گزارنے میں کامیاب ہو جاؤ تو اپنی ساری زندگی اسی انداز میں گزارتے چلے جانا پھر دیکھنا تمہارا مالک ومولیٰ کس طرح تم پر اپنی رحمتوں اور برکتوں کی چھما چھما برسات فرماتا ہے۔

اللہ وحدہ لاشریک کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہمیں بھی اس عظیم وشان مہینے میں چند ساعتیں نصیب فرمائے، تاکہ ہم بھی اللہ کے اس پیارے مہمان میں خوب عبادت ریاضت کرکے رب تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ آمین بجاہ سید الانبیاء والمرسلین

ان شاء اللہ! پہلے ہم شب برأت کے مختصر فضائل پھر اسکے بارے میں پائی جانے والی غلط فہمیوں کا ازالہ کرنے کی کوشش کریں گے۔

فضائل شب برأت

امام طبرانی وامام ابن حبان نے حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شعبان کی پندرہویں شب میں اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کی طرف تجلی فرماتا ہے اور سب کو بخش دیتا ہے، سوائے کافر اور دشمنی والے کے (انہیں نہیں بخشتا)

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الحظر والاباحة، باب ماجاء فی التباغض...الخ، ج 7ص 470 الحدیث:5636)

امام بیہقی نے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبریل آئے اور یہ کہا: یہ شعبان کی پندرہویں رات ہے، اسمیں اللہ تعالیٰ جہنم سے اتنوں کو آزاد فرماتا ہے جتنے بنی کلب کے بکریوں کے بال ہیں (عرب شریف میں بنی کلب ایک قبیلہ ہے، جن کے پاس بہت زیادہ بکریاں ہوتی تھی۔)، سوائے کافر، عداوت (دشمنی والے) رشتہ کاٹنے والے، کپڑا (ٹخنوں سے نیچے شلوار یا تہبند تکبر کی وجہ سے) لٹکانے والے، والدین کے نافرمان، اور شراب کے عادی کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتا۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے جو روایت کی، اسمیں قاتل کا بھی ذکر ہے۔ (یعنی بلا اجازت شرعی کسی کو قتل کرنے والے کی طرف بھی اللہ رب العزت نظر رحمت نہیں فرماتا)

(شعب الایمان، باب فی الصیام، ماجاء فی لیلة النصف من الشعبان، ج 3 ص 383، الحدیث:3837)

امام بیہقی نے ام المؤمنین عائشة الصدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں شب تجلی فرماتا ہے، استغفار کرنے والے کو بخش دیتا ہے اور رحم طلب کرنے والوں پر رحم فرماتا ہے اور عداوت (دشمنی) والوں کو جس حال پر ہیں چھوڑ دیتا ہے۔ (شعب الایمان، باب فی الصیام، ماجاء فی لیلة النصف من الشعبان، ج 3 ص 382، الحدیث:3835)

حضور صدر الشریعہ بدر الطریقہ **مفتی محمد امجد علی اعظمی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

جن دو شخصوں میں کوئی دنیوی عداوت (دنیاوی دشمنی) ہو تو اس رات کے آنے سے پہلے انہیں چاہئے کہ ہر ایک، دوسرے سے مل جائے اور ہر ایک دوسرے کی خطاء معاف کردے تاکہ مغفرتِ الٰہی انہیں بھی شامل ہو جائے۔ انہیں احادیث کی بناء پر بحمدہٖ تعالیٰ یہاں بریلی (شریف، ہند) میں اعلیٰ حضرت قبلہ (امام احمد رضا خان) مدظلہم الاقدس نے یہ طریقہ مقرر فرمایا کہ 14 شعبان کی رات آنے سے پہلے

آپس میں ملتے اورعفوتقصیر(کمی بیشی معاف) کراتے اور جگہ کے مسلمان بھی ایسا ہی کریں تو نہایت اَنسب وبہتر ہو۔(منہ ۱۲، حاشیہ منہیہ : بہار شریعت، ج 1 ح 5، ص 1011 تحت الحدیث: 17)

امام ابن ماجہ سیدنا مولی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے کہ نبی کریم روف رحیم ﷺ نے فرمایا: جب شعبان کی پندرہویں رات آجائے تو اس رات کو قیام کرو(عبادت وریاضت کرو) اور دن میں روزہ رکھو کہ اللہ تعالیٰ سورج غروب ہونے سے آسمان دنیا پر خاص تجلی فرماتا ہے اور فرماتا ہے: ,,ہے کوئی بخشش چاہنے والا کہ اسے بخش دوں، ہے کوئی روزی مانگنے والا کہ اسے روزی دوں، ہے کوئی کسی مصیبت میں مبتلا کہ اسے نجات دوں، ہے کوئی ایسا، ہے کوئی ایسا، اور یہ اس وقت تک فرماتا ہے کہ فجر طلوع ہوجائے۔(سنن ابن ماجہ، ابواب اقامۃ الصلوۃ ....الخ، باب ماجاء فی لیلۃ النصف من الشعبان، ج2 ص160 الحدیث: 1388)

غلط فھمیاں اور ان کا ازالہ

(1) **غلط فھمی:** شبِ برات کی کوئی اصل وحقیقت نہیں۔

غلط فھمی کاازالہ: مشہور غیر مقلد(المعروف اہلحدیث) عالم عبدالرحمٰن مبار کپوری نے اپنی کتاب ,,**تحفۃ الاحوذی شرح جامع ترمذی**،، میں لکھا ہے: ,,جان لو کہ یقیناً شعبان کی پندرہویں رات (شب برات) کی فضیلت میں متعدد احادیث وارد ہوئی ہیں۔ان احادیث کا مجموعہ اس پر دلیل ہے کہ اس رات کی اصل (حقیقت) ہے.....(پھر فرمایا) ,,**فَھٰذِہٖ الْاَحَادِیْثُ بِمَجْمُوْعِھَا حُجَّۃٌ عَلٰی مَنْ زَعَمَ اَنَّہ لَمْ یَثْبُتْ فِیْ فَضِیْلَۃِ لَیْلَۃَ النَّصْفِ مِنْ شَعْبَانِ شَئیٌ**،،

ترجمہ: یہ احادیث کا مجموعہ ان لوگوں پر حجت ودلیل ہے جو یہ گمان کرتے ہیں کہ شعبان کی پندرہویں رات کی فضیلت میں کچھ ثابت نہیں۔(تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی، تحت الحدیث: 749)

(2) **غلط فھمی:** یہ رات عام راتوں کی طرح ہے اس کی کچھ فضیلت نہیں۔

غلط فھمی کا ازالہ: اوپر جو روایات بیان ہوئیں ہیں ان سے یہ بات بالکل واضح ہوچکی ہے کہ یہ کوئی عام رات نہیں بلکہ بے شمار فضائل والی رات ہے، اور حضور جان عالم ﷺ کے سچے امتیوں کے نزدیک اس رات کی فضیلت ماننے کیلئے صرف اتنا ہی کافی ہے کہ اس رات ذکر ہمارے پیارے آقا ومولیٰ ﷺ کی مبارک زبان پہ آیا ہے۔ پھر بھی آپکی تسلی کیلئے ایک حوالہ پیش خدمت ہے، غیر مقلدین کے مشہور محدث عبدالرحمٰن مبارکپوری فرماتے ہیں: ,,**وَھٰذِہٖ الْاَحَادِیْثُ کُلُّھَا تَدُلُّ عَلٰی عَظُمَ خَطَرَ لَیْلَۃَ النَّصْفِ مِنْ شَعْبَانِ وَجَلَالَۃَ شَانِھَا وَقَدْرِھَا وَاِنَّھَا لَیْسَتْ کَاللَّیَالِیْ الآخَرِ**،،

ترجمہ: یہ تمام احادیث پندرہویں شعبان کی عظمت وجلالت، قدرومنزلت اور فضیلت پر دلالت کرتی ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ رات بقیہ عام راوں کی طرح نہیں ہے۔(بحوالہ: ماہ شعبان کی شرعی حیثیت، اھلحیدث ریسرچ اسکالر، رفیع تیمی، ص12)

(3) **غلط فھمی:** اس کی فضیلت میں ایک بھی صحیح حدیث نہیں ہے۔

غلط فھمی کاازالہ: اس حدیث مبارکہ جسے ,,امام طبرانی وامام ابن حبان نے حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شعبان کی پندرہویں شب میں اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کی طرف تجلی فرماتا ہے اور سب کو بخش دیتا ہے، سوائے کافر اور دشمنی والے کو(یعنی جو لوگ آپس میں ناراض ہوں انہیں نہیں بخشتا۔(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الحظر والاباحۃ، باب ماجاء فی التباغض...الخ، ج 7ص 470 الحدیث: 5636) کو غیر مقلدین کے مشہور محدث ناصرالدین البانی نے صحیح کہا ہے۔(بحوالہ: سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ، ج3ص134 حدیث نمبر: 1144، کتاب السنۃ مع تحقیق الالبانی، ص224، حدیث: 512) اس کے علاوہ ,, سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ، ص135، 138،، پر بھی احادیث صحیحہ لکھی ہیں۔

غلط فھمی: اس رات نماز، دعا، روزہ اور زیارت قبور سے متعلق احادیث ضعیف ہیں اور ضعیف احادیث پر عمل جائز نہیں۔ احادیث صحیحہ میں صرف اتنا ذکر ہے کہ اس رات مغفرت ہوتی ہے(یعنی یہ مغفرت کی رات ہے)

غلط فھمی کا ازالہ : زیارت قبور سے متعلق حدیث کو شیخ البانی نے صحیح کہا ہے۔(دیکھئے: سلسلة الاحادیث الصحیحة ،ج3ص138)

کیاضعیف حدیث پر عمل ناجائز ھے؟

چنداحادیث اگرچہ ضعیف ہیں لیکن چونکہ عقائدواحکام سے متعلق نہیں ہیں بلکہ صرف فضائل سے متعلق ہیں۔لہذاان پرعمل درست ہے۔اس سلسلہ میں آئمہ محدثین، غیرمقلدین علماء کے اقوال پیش خدمت ہیں:

نوافل وفضائل کیلئے صحیح حدیث کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ

امام ابن قدامہ فرماتے ہیں:,,فَاِنَّ النَّوَافِلَ وَالفَضَائِلَ لَایُشْتَرَطُ صِحَّةَ الْحَدِیْثِ فِیْهَا،،

ترجمہ: نوافل وفضائل میں صحیح حدیث ہوناضروری نہیں۔(المغنی ،ج1،ص438)

فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پرعمل نہ صرف جائز بلکہ مستحب ہے۔چنانچہ

امام نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:,,قَالَ الْعُلَمَاءُ مِنَ الْمُحَدِّثِیْنَ وَالْفُقَهَاءِ وَغَیْرُهُمْ یَجُوْزُ وَیُسْتَحَبُّ الْعَمَلُ فِیْ فَضَائِلِ وَالتَّرْغِیْبِ وَالتَّرْهِیْبِ بِالْحَدِیْثِ الضَّعِیْفِ مَا لَمْ یَکُنْ مَوْضُوْعًا،،

ترجمہ: علماء ومحدثین وفقہاءاوردیگر آئمہ کرام فرماتے ہیں کہ اگر حدیث موضوع نہ ہوتو فضائل، ترغیب (کسی عمل کی طرف عوام کورغبت دلانے)، ترہیب (کسی عمل سے عوام کوخوف دلانے) میں ضعیف حدیث پرعمل جائزومستحب ہے۔(الاذکار،ص19)

اوران سب سے بڑھ کر بات بات پرامام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کانام لینے والےاس پرغورنہیں فرماتے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب,,الادب المفرد،،اور,,التاریخ الکبیر،،اس چیزکاواضح ثبوت ہیں کہ امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کےنزدیک بھی فضائل اعمال میں ضعیف احادیث قابل قبول ہیں ورنہ اس قدرضعیف احادیث ان میں جمع نہ فرماتے، پھراتنی زیادہ تعداد میں وہ بھی امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جیسی شخصیت بھول کریاغلطی سے جمع کردیں یہ بھی ہرگزنہیں ہوسکتا۔

غیرمقلدین کے عالم نواب صدیق حسن خان بھوپالی لکھتے ہیں:,,احادیث ضعیفہ درفضائل اعمال معمول بہااَست،،

ترجمہ: فضائل اعمال میں ضعیف احادیث پرعمل کیاجاتاہے(دیکھئے:مسك الختام)

امت کےقبول کرنے سےبھی ضعیف حدیث قابل قبول ہوجاتی ہے۔چنانچہ

امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: یُحْکَمُ لِلْحَدِیْثِ بِالصِّحَّةِ اِذَا تَلَقَّاهُ النَّاسُ بِالْقُبُوْلِ وَاِنْ یَکُنْ لَه اِسْنَادُه صَحِیْحٌ ،، ترجمہ: جب لوگ حدیث شریف کوقبول کرلیں تواس کےصحیح ہونیکاحکم دیاجائے گااگرچہ اس کی سندصحیح نہ ہو۔(تدریب الراوی شرح تقریب النووی للسیوطی)

اس ساری گفتگو سے یہ واضح ہوگیاکہ شب برأت سے متعلق احادیث چونکہ صرف فضائل کے بیان میں ہیں نہ کہ حلال وحرام کے بارے میں اورفضائل میں ضعیف حدیث کےقبول ہونے پرمحدثین وفقہاء کااجماع ہے، پھرسب سے بڑھ کریہ کہ ان احادیث پر صالحین، اہل علم، اورامت مسلمہ 14 سوسال سے عمل کررہی ہےاورانکاعمل کرنابھی ضعیف حدیث کوقابل قبول بنادیتاہے۔جیسا کہ ابھی ہم نے ذکرکیا۔

(4) **غلط فھمی:** حضورسیدعالم ﷺ نےصرف ایک بارشبِ برأت میں عبادت کی پھرآپ لوگ ہرسال کیوں کرتے ہیں؟

غلط فھمی کا ازالہ: چاہئےتویہ تھاکہ اللہ رب العزت کی عباست پرخوش ہوتےلیکن افسوس! کہ شیطان کےآلۂ کاربن کرطرح طرح کےحیلوں بہانوں سے مسلمانوں کوعبادت وریاضت سےمنع کیاجارہاہے، پتانہیں یہ کونسی دین کی خدمت ہے۔

پہلی بات تویہ کہ کسی عمل پرہمیشگی اختیارکرنےکاحدیث میں ذکرنہ ہونااس بات کی ہرگزدلیل نہیں کہ آپ ﷺ نےیہ عمل ہمیشہ کیاہی نہیں۔

دوسرایہ کہ کسی حدیث میں یہ ذکرنہیں کہ نبی کریم ﷺ نےایک بارکےعلاوہ کبھی شبِ برأت میں رات بھرعبادت نہیں فرمائی۔

تیسرایہ کہ کسی شخص کااپنی طرف سے بلادلیل یہ کہناکہ ,,سیدعالم ﷺ نےایک سےزیادہ بارشبِ برأت میں عبادت نہیں کی یہ نبی کریم

ﷺ کی شان میں بدگمانی کی بدترین مثال ہے،، کیونکہ حدیث شریف میں تو حکم ہے کہ جب ,, پندرہویں شعبان کی رات آتی ہے تم اس رات میں قیام کرو اور دن میں روزہ رکھو، یہ کیسے ممکن ہے کہ حضور جان عالم ﷺ حکم فرما کر خود عمل نہ کریں۔
چوتھی بات یہ کہ اگر بالفرض مان بھی لیا جائے کہ آپ ﷺ نے صرف ایک بار شبِ برأت میں شب بیداری فرمائی تب بھی ہر سال شب بیداری کو بدعت کہنا ہرگز ثابت نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ بہت سے اعمال ایسے بھی ہیں کہ حضور مصطفیٰ جان رحمت ﷺ نے ان پر ہمیشگی نہیں فرمائی کہ کہیں وہ اعمال امت پر فرض نہ ہو جائیں جیسے باجماعت نماز تراویح پڑھنا وغیرہ۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ کے نزدیک کوئی عمل پسندیدہ ہوتا تھا لیکن آپ ﷺ اسے ہمیشہ اس لئے نہیں فرماتے تھے کہ کہیں آپ کے کرنے کی وجہ سے وہ عمل امت پر فرض نہ کر دیا جائے۔ (صحیح بخاری شریف ،حدیث :1128)

قبرستان جانے کے فوائد

شبِ برأت یا اسکے علاوہ قبرستان میں جانا بالکل جائز و مستحسن ہے بلکہ احادیث میں اس کے فوائد بھی بیان کئے گئے ہیں (البتہ خواتین کو قبرستان یا مزارات کی حاضری منع ہے۔ اسکی مزید تفصیل پھر کسی بیان میں پیش کی جائے گی)

(1) ارشاد فرمایا: ,, **تُذَكِّرُ الْمَوْتَ** ،، قبروں کی زیارت موت کی یاد دلاتی ہے۔ (صحیح مسلم شریف ،حدیث:976)

(2) ارشاد فرمایا: ,, **تُذَكِّرُكُمُ الآخِرَة** ،، قبروں کی زیارت آخرت کی یاد دلاتی ہے۔ (ترمذی شریف،حدیث:1054)

(3) فرمایا: ,, **فَاِنَه يُرِيقُ الْقَلْبَ** ،، قبروں کی زیارت دل نرم کرتی ہے۔ (مستدرك للحاكم ،حديث:1391)

(4) فرمایا: ,, **وَلتَزِدْ كُمْ زِيَارَتهَا خَيْرًا** ،، قبروں کی زیارت سے اپنی نیکیاں بڑھاؤ۔ (نسائی شریف ،حدیث :4429)

(5) فرمایا: ,, **تُزَهِّدُكُمْ فِيْ الدُّنيَا** ،، قبروں کی زیارت دنیا سے بے رغبت کرتی ہے۔ (صحیح ابن حبان ،حدیث:981)

(6) ,, **فِاِنَّ فِيهَا عِبرَةٌ** ،، قبروں کی زیارت میں عبرت ونصیحت ہے۔ (مسند امام احمد بن حنبل،حدیث:602)

(7) میت اور اپنے لئے دعا کی سعادت ملتی ہے، فرمایا جب قبرستان جاؤ تو اہل قبور کو یوں سلام کہو ,, **اَلسَّلَامُ عَلَيكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُورِ يَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَكُم** ،، اے قبر والو! تم پر سلامتی ہو۔ اللہ تعالیٰ تمہاری اور ہماری مغفرت فرمائے۔ (ترمذی شریف ،حدیث: 1053)

(8) دعائیں قبول ہونا۔ **اَلدُّعَاءُ مَستَجَابٌ عِندَ قَبرِهَا وَعِندَ قُبُورِالاَنبِيَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ** ،، بے شک (حضرت نفیسہ رضی اللہ تعالیٰ) کے مزار کے پاس دعا قبول ہوتی ہے بلکہ انبیاء وصالحین کے مزارات کے پاس دعا قبول ہوتی ہے۔ (سیر اعلام النبلاء ،امام ذهبی ،ج10،ص106) جیسا کہ ,, الاستیعاب ،، میں ہے :,, **قَبْرُ اَبِی اَیُوبِ ..... یَستَسقُونَ بِهِ وَیَسقُونَ** .... الخ (الاستیعاب،ج1،ص406) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مزار کے پاس جا کر لوگ بارش کیلئے دعا کرتے اور بارش ہو جاتی۔

(9) غیر مقلدین کے مجتہد نواب صدیق حسن بھوپالی اپنے والد کی قبر کے بارے میں لکھتے ہیں: آپ کی قبر پر ہر وقت نور برستا ہے اور لوگ اس سے برکت حاصل کرتے ہیں،، (التاج الملل ،ص294)

(10) مسلک دیوبند کے معروف عالم شیخ خلیل احمد سہانپوری لکھتے ہیں: اب رہا مشائخ کی روحانیت سے استفادہ اور انکے سینوں اور قبروں سے باطنی فیوض پہنچنا سو بے شک وہ صحیح ہے۔ (المهند على المفند،ص36)

(11) دیوبندی حکیم الامت شیخ اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں: میں نے حضرت (حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ) کی قبر مقدس سے وہی فائدہ اٹھایا ہے جو حالت حیات میں اٹھایا تھا۔ (امداد المشتاق ،ص118)

خادم العلم والعلماء: **ابو حمزہ محمد آصف مدنی** غفرلہ المولیٰ القدیر
رابطہ نمبر: 0304.5845090 واٹس ایپ نمبر: 0313.7013113